مولوی محمد علی صاحب کے خطبہ جمعہ مطبوعہ پیغام صلح ۷ مئی پر ایک نظر

ازجناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب رئیس۔ پشاور۔

میری بیعت خلافت پر جو پریشانی مولوی محمد علی صاحب کو لاحق ہوئی ہے۔ وہ ان مضامین۔ اور خطبات سے ظاہر ہے جو مولوی صاحب کی طرف سے "پیغام صلح" میں مسلسل شائع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ خطبہ مندرجہ عنوان بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ مولوی صاحب موصوف اس خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہاموں کے اثر کو لوگوں کے ذہنوں سے مٹانے اور نظام خلافت کے مقابلہ پر انجمنی نظام کی عظمت اور منفعت کو لوگوں کے دلوں میں بٹھانے کے لئے فرماتے ہیں۔ کہ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بیابان کو حرم قرار دے کر اس میں ایک مسجد موسوم بہ کعبہ تعمیر کی تھی۔ جو دائم و قائم رہنے والی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک جدا جماعت بنائی۔ اور اس جماعت کے نظام کے لئے چودہ چیدہ ارکان کی ایک انجمن کعبہ کے نمونہ پر اپنے قرار دادہ حرم یعنی قادیان میں قائم فرمائی۔ اور اب یہ انجمن جسے مولوی صاحب بزعم خود قادیان سے منتقل کر کے لاہور لے گئے ہوئے ہیں۔ گویا کعبہ کی طرح مقدس اور بیت اللہ کی طرح دائم و قائم ہے۔ یہ طوفان کھڑا کر کے مولوی صاحب کو فکر دامنگیر ہوا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ خصوصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے لئے دلیل بن جائے۔ اس لئے اس کے ساتھ ہی فوراً فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح دوسرے مجددین نے بھی جماعتیں بنائی ہیں۔ یعنی جماعتی نظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ دوسرے مجددوں نے بھی علیحدہ جماعتی نظام کی صورت میں اپنے متبعوں کی تنظیم کی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ایسے بے سروپا اور بادر ہوا خطبات وہی شخص بیان کر سکتا ہے جس کو یہ خیال ہو۔ کہ اس کے سامعین سب اُلّو ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کا یہ دعویٰ کہ دوسرے مجددین نے بھی علیحدہ جماعتی نظام قائم کیا ہے۔ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ اور مولوی صاحب کی غرض اس بیان سے صرف یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے ارفع مقام سے نیچے گرا کر عام مجددین کی صف میں کھڑا کر دیا جائے۔ حالانکہ حق یہ ہے۔ جس پر تاریخ شاہد ہے۔ کہ کسی مجدد نے بھی اس رنگ میں علیحدہ جماعتی نظام قائم نہیں کیا۔ جس رنگ میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا ہے۔ اور اگر کوئی اور دلیل نہ بھی ہو۔ تو صرف یہی خصوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوسرے مجددین سے ممتاز کر دیتی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کا یہ دعویٰ کہ سید احمد صاحب بریلوی نے بھی ایک علیحدہ جماعت قائم کی تھی۔ ایک تاریخی جہالت سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ حضرت سید احمد صاحب نے تو واضح طور پر مجدد ہونے کا بھی دعویٰ نہیں کیا۔ چہ جائیکہ انہوں نے کوئی جدا گانہ اور مستقل جماعتی نظام قائم کیا ہو۔ بے شک انہوں نے لوگوں سے بیعت لی۔ مگر یہ بیعت عام مرشدانہ رنگ میں تھی۔ اور ایسی جماعتی تنظیم کا رنگ نہیں رکھتی تھی۔ جو ان کے متبعین کو دوسرے مسلمانوں سے جدا اور ممتاز کر دے۔ یا جس کی غرض و غایت کوئی مستقل تبلیغی اور اشاعتی نظام قائم کرنا ہو۔ سید صاحب کا بڑا کام یہ تھا۔ کہ انہوں نے سکھوں سے جہاد کرنے کے لئے سپاہی بھرتی کئے۔ اور ان سپاہیوں کی امداد سے لڑائیاں بھی لڑیں۔ مگر سید صاحب نے کبھی بھی کسی خاص جماعتی نظام کے رنگ میں اشاعت اسلام کا کام نہیں کیا۔ اور سید صاحب پر ہی حصر نہیں اسلامی تاریخ ہمیں کسی ایسے مجدد کا پتہ نہیں دیتی جس نے کوئی جدا اور مستقل جماعت بنائی ہو۔ اور اسے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے الگ اور ممتاز کر دیا ہو۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب کمال جرأت کے ساتھ بے بنیاد باتیں بیان کر دیتے ہیں۔ اور پھر توجہ دلانے پر بھی اپنی ضد کو نہیں چھوڑتے۔

پھر انجمن کو کعبہ کا نمونہ قرار دینے میں بھی مولوی صاحب نے بڑی جرأت سے کام لیا ہے۔ اور اس کے پیچھے جذبہ صرف یہ نظر آتا ہے۔ کہ انجمن کے کعبہ قرار پانے سے خود مولوی صاحب موصوف گویا کعبہ کا ایک مقدس پتھر قرار پاتے ہیں۔ ایک عالم اور ایک مذہبی فریق کے سرگروہ کی طرف سے اس قسم کی باتوں کا اظہار از حد قابل افسوس ہے مولوی صاحب کا فرض تھا۔ کہ انجمن کی حیثیت کے متعلق سنجیدگی کے ساتھ غور کرتے۔ اور یہ دیکھتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو انجمن قائم فرمائی۔ اس کی غرض و غایت اور مقصد و منتہیٰ کیا تھا۔

اگر مولوی صاحب صرف اسی بات پر غور فرماتے۔ کہ آیا انجمن کا انتظام دائمی ہے۔ یا کہ عارضی تو انہیں صاف نظر آ جاتا۔ کہ جس چیز کو وہ کعبہ قرار دے کر دائم و قائم رہنے والی سمجھ رہے ہیں۔ وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تجویز کے مطابق ایک وقتی اور عارضی چیز تھی۔ کیونکہ حضرت صاحب نے صاف لکھا ہے۔ کہ یہ انتظام صرف اس وقت تک ہے۔ کہ آپ کی ذریت میں سے کوئی شخص روح القدس کی تائید سے کھڑا ہو کر نظام سلسلہ کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لے۔ علاوہ ازیں انجمن کا نظام جو کچھ بھی کہ وہ تھا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے خود توڑ دیا۔ اور اس کی جگہ خلافت کا نظام قائم کر دیا۔ یہ سب کچھ خدائی تصرف سے ہوا۔ مگر بہر حال اس کا ظاہری سبب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے لاہوری دوست تھے جنہوں نے اپنے مزعومہ کعبہ کو اڑھائی سال کے قلیل عرصہ کے اندر اندر خود اپنے ہاتھ سے مسمار کر کے خاک میں ملا دیا۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے انجمن کو کعبہ قرار دے کر دائم و قائم سمجھنا ایک مجنونانہ فعل سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا یہی وہ حالات تھے جنہیں دیکھتے ہوئے حضرت خلیفہ اول نے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا کے فتنہ کے مقابل پر صاف صاف فرما دیا۔ کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ تم خلیفہ بنانے والے کون تھے؟ کیونکہ آپ نے اپنی حقیقت شناس نظر سے دیکھ لیا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب صرف خدا کی مشیت کے امضا کا آلہ بنے ہیں۔ ورنہ اصل تقدیر خدا کی ہے۔ جو سارا کام کر رہی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول نے اپنی وفات سے قبل ایک وصیت بھی لکھی۔ اور اس میں یہ تاکید فرمائی۔ کہ میرے بعد جماعت دوسرا خلیفہ منتخب کرے۔ اور اس وصیت کو خود مولوی محمد علی صاحب سے دو دفعہ بلند آواز سے حاضرین کے سامنے پڑھوایا۔ یہ اس واسطے کیا۔ کہ حضرت خلیفہ اول کو اس فتنہ کا باعث مولوی صاحب ہی نظر آتے تھے۔ الغرض جس انجمن کو مولوی محمد علی صاحب کعبہ قرار دے رہے ہیں۔ وہ خود مولوی صاحب کے ہاتھوں سے منہدم ہو چکی ہے اب دیکھئے کہ وہ دوسرا کعبہ جو مولوی صاحب نے حرم سے خارج ہو کر لاہور میں بنایا ہے۔ اس کا حشر کیا ہوتا ہے آئندہ کا حال تو خدا کو معلوم ہے۔ ہاں یہ ظاہر ہے کہ لاہور کی انجمن جسے میں مولوی محمد علی صاحب کے خطبہ کی روشنی میں جعلی کعبہ کا نام دیتا ہوں معصیت کی اینٹوں سے تعمیر ہوئی ہے۔ اور اگر اصلاح نہ کی گئی۔ تو اس کا انجام یقیناً اچھا نہیں۔

میں نے جن الہامات کو انجمنی نظام کے خلاف اور خلافتی نظام کی تائید میں پیش کیا تھا۔ ان کی کوئی معقول تشریح تو مولوی محمد علی صاحب سے ہو نہیں سکی۔ البتہ میری تشریح کو آڑ بنا کر ناواقف لوگوں کے جذبات کو ابھارنے کا طریق اختیار کر رکھا ہے، چنانچہ خطبہ زیر نظر میں مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔ "لیکن وہ شخص جسے خدا اپنی توحید پھیلانے کی عمارت بنانے کے لئے منتخب کرتا ہے۔ اور وہ خدا کے حکم کے مطابق اس عمارت کو بنانے کی ایک راہ بتاتا ہے۔ اور آج پینتیس سال گزرنے کے بعد ایک شخص اٹھ کر کہہ دیتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ خدا کے منشا کے خلاف ہوا۔ مامور کے منتخب کردہ آدمی چار پانچ تھے اس کا بنایا ہوا نظام خدا کے منشا کے خلاف تھا۔ گویا آج قادیان میں بیعت کرنے سے کہ یہ وہ خدا کا منشا مولوی غلام حسن خان صاحب کو معلوم ہو گیا جو خود خدا کے مامور کو معلوم نہ ہو سکا۔ اور اس نے اتنی بڑی ٹھوکر کھائی نعوذ باللہ اس سے تو خود مامور من اللہ کی ناقابلیت ظاہر ہوتی ہے" یہ فقرات عامیانہ رنگ میں عوام الناس کے جذبات کو اکسانے کے لئے بے شک مؤثر ہو سکتے ہیں۔ مگر ایک عقلمند شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہاں جذبات کا سوال نہیں بلکہ ٹھوس واقعات اور حقائق کا سوال ہے جب خدا نے خود اپنے الہام میں دو اب کا لفظ استعمال فرمایا۔ تو اگر جیسا کہ میں نے سمجھا ہے۔ یہ لفظ انجمن کے خود سر ارکان کے متعلق ہے۔ تو خواہ وہ کسی کو اچھا لگے یا برا لگے کسی انسان کو یہ طاقت نہیں۔ کہ اب اس لفظ کو بدل دے۔ اسی طرح جب خدا تعالےٰ نے خود اپنے مسیح سے یہ فرمایا کہ جو کام تم نے کیا ہے وہ خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہو گا۔ تو اب کوئی جذباتی دلیل اس حقیقت کو بدل نہیں سکتی۔ کہ اس معاملہ میں خدائی مشیت کسی اور رنگ میں ظاہر ہونے والی تھی۔ بہرحال میں نے جو کچھ کہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی بناء پر کہا ہے۔ اور میں نے اپنی طرف سے اس کی معقول توجیہہ بھی پیش کر دی تھی۔ اور مثالیں دے کر یہ بھی ثابت کر دیا تھا۔ کہ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ایک ملہم کے الہامات کی صحیح تشریح ہر صورت میں خود اس کے زمانہ میں ظاہر ہو جائے۔ مگر باوجود اس کے میں امکاناً اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہو سکتا ہے۔ کہ میری تاویل غلط ہو۔ لیکن ان حالات میں ایک دیانتدار محقق کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ محض جذبات کو اپیل کرنے کی بجائے معقول طور پر تاویل کو غلط ثابت کرے۔ اور اس کا سہل اور سیدھا طریق یہ ہے۔ کہ جو الہامات پیش کئے گئے ہیں۔ انہیں کسی اور واقعہ پر منطبق کر کے دکھا دے۔ مگر مہینے گزر گئے۔ مولوی صاحب سے یہ نہ ہو سکا۔ لیکن پھر بھی مجھے کوسنے کا سلسلہ جاری ہے۔ حق یہ ہے کہ اگر یہ الہامات نہ بھی ہوتے۔ جن سے میں نے استدلال کیا ہے۔ تو پھر بھی جس غیر معمولی رنگ میں واقعات عملاً مرتب ہوئے ہیں۔ وہ اس بات کی زبردست شہادت ہے کہ ان کی ترتیب میں خدا کا مخفی ہاتھ کام کر رہا تھا۔ وھو المراد

بالآخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور الہام پیش کرتا ہوں، شائد اس سے مولوی صاحب یا ان کے کسی گم کردہ راہ رفیق کو ہدایت نصیب ہو جائے خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرماتا ہے۔ "خدا مسلمانوں کے دو فریق میں سے ایک کا ہو گا۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔" (دیکھو بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ اپریل ۱۹۰۷ء) یہ یقینی ہے کہ یہ الہام عام مسلمانوں کے متعلق نہیں بلکہ جماعت کے متعلق ہے۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسے انشقاق کی خبر دی گئی ہے جو جماعت میں رونما ہونے والا تھا۔ اور اس الہام کا زمانہ بھی وہ ہے جبکہ جماعت کے ایک حصہ میں انشقاق کا مخفی بیج بویا جا رہا تھا۔ اور ساتھ ہی اس الہام میں سچے اور غلطی خوردہ فریق کی ایک ایک واضح نشانی بھی بتا دی گئی ہے۔ یعنی غلطی خوردہ وہ ہو گا۔ جو جماعت میں پھوٹ کا باعث بنے گا۔ اور سچے فریق کی یہ نشانی ہو گی کہ خدا کی نصرت اس کے ساتھ ہو گی۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ احسان ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں ہر طرح خیر و عافیت ہے۔

مولوی محمد صدیق صاحب مجاہد تحریک جدید سیرالیون کی بیماری کی اطلاع ایک گزشتہ پرچہ میں دی گئی تھی۔ ان کے متعلق تازہ تار مظہر ہے۔ کہ پہلے کی نسبت آرام ہے۔ پوری صحت کے لئے دعا کی جائے ۔

اب ہر انصاف پسند شخص غور کرے کہ اس الہام نے کس طرح سارے اختلاف کی حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ پھوٹ پیدا کرنے والا گروہ یقیناً لاہوری فریق ہے کیونکہ اس نے جماعت سے اور مرکز جماعت سے علیحدگی اختیار کی۔ اور جماعت کے اتحاد کو توڑ دیا۔ دوسری طرف سچے فریق کی یہ نشانی بتائی گئی تھی۔ کہ خدا کی نصرت اس کے ساتھ ہوگی۔ سو ہر غیر متعصب شخص دیکھ سکتا ہے۔ کہ یہ فریق قادیان کی جماعت ہے۔ جو اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی انتہائی کوشش کے باوجود خدا کے سایہ کے نیچے روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی غیر معمولی ترقی کو دیکھ کر حاسد لوگ جلے جاتے ہیں*

علاوہ ازیں اگر لاہوری فریق حق بجانب ہے۔ تو پھر نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جملہ خاندان جن کے متعلق بہت سی خدائی بشارتیں ہیں۔ اور جماعت کے لاکھوں مخلصین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدا کردہ جماعت کا سواد اعظم ہیں۔ گمراہ اور عاصی قرار پاتے ہیں اور اس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت ایک معمولی نیک آدمی کی بھی نہیں رہتی۔ چہ جائیکہ آپ کو ایک رسول یا مجدد اعظم کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ افسوس ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے گمراہ قرار پانے کا اتنا بھی احساس نہیں۔ جتنا کہ انجمن کے چودہ ارکان کے بارے میں دوابّ کا لفظ استعمال ہونے کے متعلق ہے جس پر وہ فوراً آپے سے باہر ہونے لگتے ہیں۔ حالانکہ دابہ کا لفظ کوئی گالی نہیں ہے۔ بلکہ زمین پر چلنے والی ہستیوں پر استعمال ہوتا ہے اور خصوصاً زمینی انسانوں پر۔ ان حالات میں کیوں نہ یہ سمجھا جائے۔ کہ خود لاہوری انجمن کی بنیاد معصیت پر ہے۔ جو جماعت کے سوادِ اعظم سے کٹ کر اور پھوٹ کا باعث بن کر خدائی نصرت کو کھو چکی ہے*

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

مومن بندہ مستریح ہوتا ہے

فرمایا۔ ایک دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم چند صحابہ بمعیت تشریف فرما تھے۔ کہ پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ نے فرمایا:۔ مُسْتَرِیْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مستریح اور مستراح منہ کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا۔ العبد الصالح یستریح من نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ عزوجلّ۔ کہ مومن بندہ مستریح ہوتا ہے۔ یعنے مرنے کے بعد دنیا کی تکالیف اور مصائب سے آرام پا کر اللہ تعالےٰ کی آغوش رحمت میں آ جاتا ہے۔ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدّواب اور بدکار بندہ مستراح منہ ہوتا ہے۔ یعنے اس کی موت کے بعد بندے۔ شہر۔ درخت اور حیوانات اس کے شر سے محفوظ ہو کر آرام میں آ جاتے ہیں*

فرمایا۔ اس حدیث کو سامنے رکھ کر ہر عقلمند انسان خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ آیا اس کے اندر مومنانہ خصلتیں ہیں۔ یا فاجرانہ۔ اور بدکارانہ۔ مومن آدمی کے ہاتھ سے اس کا خاندان۔ پڑوسی۔ اور حیوانات تک آرام پاتے ہیں۔ وہ دنیا میں چونکہ خود دکھ اٹھا کر دوسروں کو آرام اور راحت پہونچاتا ہے اس لئے جب وہ مرتا ہے۔ تو دوسروں کو اس کی موت سے سخت تکلیف ہوتی ہے ہاں وہ خود دنیا کے آلام و مصائب سے چھوٹ جاتا ہے۔ مگر بدکار شخص کے ہاتھ سے ہر ایک چیز نالاں ہوتی ہے۔ خواہ اس کا خاندان ہو۔ یا پڑوسی۔ خواہ درندے ہوں۔ یا پرندے۔ ہر ایک چیز کے لئے وہ مجسم مصیبت ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا مرنا ان تمام چیزوں کے لئے جن کو اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق ہوتا ہے آرام اور راحت کا موجب ہوتا ہے*

فرمایا۔ اس حدیث کے مفہوم کی تصدیق قرآن کریم کی ایک آیت سے بھی ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ بدکار اور ضرررساں لوگوں کی موت کا ان الفاظ میں ذکر فرماتا ہے۔ مابکت علیھم السّماء والارض۔ کہ جب بدکار اور ضرررسان لوگ مرتے ہیں۔ تو چونکہ ان کا وجود ہر چیز کے لئے مجسم مصیبت اور نقصان دہ ہوتا ہے۔ اور ان کے گندے عقیدوں سے خدا تعالےٰ کی ذات بھی محفوظ نہیں ہوتی لہذا ایسے لوگوں کے مرنے پر السّماء والارض فرشتے اور انسان یعنے آسمانی اور زمینی مخلوق شکر کرتی ہے۔ کہ الحمدللہ خدا تعالےٰ نے ایک ضرررسان وجود کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا*

پس فاجر انسان اس لحاظ سے مستراح منہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے مرنے سے اس کے رشتہ داروں، پڑوسیوں۔ اور دوسرے لوگوں کو آرام حاصل ہوتا ہے۔ مگر مومن بندہ مستریح ہوتا ہے۔ کہ وہ خود دنیا کے آلام و مصائب سے آرام اور نجات پا جاتا ہے۔ اور اہل دنیا کو اس کے مرنے سے نقصان پہونچتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کا مرنا۔ اہلِ دنیا کے لئے تکلیف اور مصیبت کا باعث ہوتا ہے*

قبر کا عذاب

فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اذا مات احدکم عُرِض علیہ مقعدہ غدوۃ وعشیا اما النار و اما الجنۃ فیقال ھذا مقعدک حتی تبعث کہ جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس پر صبح و شام اس کی جائے قیام پیش کی جاتی ہے۔ اگر دوزخی ہوتا ہے۔ تو اسے دوزخ کا نظارہ دکھایا جاتا ہے اور اگر بہشتی ہوتا ہے۔ تو جنت دکھائی جاتی ہے۔ یہ عذاب قبر کا ثبوت ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آتا ہے یعرضون علیھا غدوًّا وعشیّا۔ کہ دوزخی کے پاس اصل مقام دوزخ میں جانے سے پیشتر عالم برزخ میں بھی صبح و شام دوزخ کی آگ کی لپٹیں آئیں گی۔

فرمایا۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اگر اس دنیا کی قبر میں جنت اور دوزخ کے نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ دوزخ اور جنت اسی زمین کے اندر ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلامی شریعت میں یہ گڑھا جس میں میت کو رکھا جاتا ہے۔ اس کو بھی قبر کہتے ہیں۔ اور وہ مقام جہاں مرنے کے بعد روح چلی جاتی ہے اس کو بھی قبر کہتے ہیں۔ مگر بعض لوگ غلطی سے ہر جگہ قبر سے مراد یہ زمینی گڑھا لے لیتے ہیں۔ اور پھر اعتراض کرتے ہیں کہ چند فٹ گڑھے میں دوزخ اور جنت کہاں سے آگئے۔ اور یہ کہ اس میں ستر ستر گز کی فراخی کس طرح ہو سکتی ہے۔ جبکہ دو قبروں میں بعض اوقات دو تین فٹ کا فاصلہ ہی ہوتا ہے دراصل جن احادیث میں آیا ہے۔ کہ میت پر دوزخ یا جنت پیش کی جاتی ہے۔ یا اس پر جنت یا دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور جنتی کی قبر ستر گز فراخ ہو جاتی ہے۔ ان تمام احادیث میں قبر سے مراد وہی مقام ہے۔ جس میں مرنے کے بعد انسان کی روح چلی جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت ثم اماتہٗ فاقبرہٗ سے ثابت ہے۔ اس قبر سے مراد یقیناً وہ مقام مراد ہے کیونکہ دنیاوی گڑھا لوگ بناتے ہیں۔ نہ کہ خدا تعالےٰ*

اگر یہ کلیہ قاعدہ مانا جائے۔ کہ ہر جگہ قبر سے مراد یہی گڑھا ہے۔ تو پھر ماننا پڑے گا۔ کہ ہندوؤں۔ پارسیوں اور غرق ہونے والوں کو عذاب قبر نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ ایسی قبر میں دفن نہیں ہوتے۔ حالانکہ قرآن کریم میں قاعدہ کلیہ کے رنگ میں آ چکا ہے۔ یعرضون علیھا غدوًّا و عشیّا کہ تمام دوزخیوں پر خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور*

* دوزخ میں جانے کی خواہ کوئی بھی وجہ ہو۔ بہر حال اصل مقام دوزخ میں داخل ہونے سے پہلے ان کے پاس صبح و شام دوزخ کی لپٹیں آتی رہتی ہیں*
خاکسار:- محمود احمد خلیل۔ شاہ پوری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر لبیک کہنے والے مخلصین

چندہ تحریک جدید سال ششم جلد سے جلد ادا کیا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"دوسرا حصہ تحریک جدید کے چندوں کا جیسا کہ میں کئی بار بیان کر چکا ہوں مستقل جائداد پیدا کرنے پر خرچ کیا گیا ہے۔ ایسی زمینیں خریدی گئی ہیں۔ جن کی قیمت قسط وار ادا کی جا رہی ہے۔ اور قسط قریب ستر ہزار سالانہ کے ہے۔ پس دوست تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی میں عجلت سے کام لیں۔ اور جو یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ وہ آہستہ آہستہ ادا کرتے جائیں۔ سارے اگر آخری دن ادا کرنے پر رہیں۔ تو ہم زمین کی قسط کہاں سے دیں۔ یہ قسطیں مئی میں دینی پڑتی ہے اگر دوست اپنے وعدے نہ ادا کریں۔ تو یہ کہاں ادا ہو سکتی ہے۔ اگر وقت پر قسط ادا نہ ہو تو دس روپیہ سینکڑہ جرمانہ ہوتا ہے جو گویا بروقت چندہ ادا نہ کرنے والے کی سستی سے ہوا۔ اور اس صورت میں اس کا سو روپیہ چندہ خدا تعالیٰ کے ہاں نوے روپیہ سمجھا جائیگا۔ کیونکہ دس روپیہ جرمانہ اس کی سستی سے ہوا ہے۔"

حضور کے اس ارشاد کو پڑھ کر اکثر وعدہ کرنے والوں کے دل کانپ گئے اور انہوں نے ضروری سمجھا۔ کہ تحریک جدید کا چندہ ۳۱ مئی تک ادا کر دیا جائے۔ خواہ قرض ہی لینا پڑے۔ ثواب میں کمی نہ ہو۔ اور سو روپیہ ادا کرنے کے باوجود نوے کا ثواب نہ ملے بلکہ سو کا ہی ملے ہندوستان کی اکثر جماعتوں اور ان کے افراد نے ۳۱ مئی تک سو فیصدی چندہ پورا کرنے کی کوشش کی ہے تحریک جدید کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ [illegible] اطلاع [illegible] باقی ہے کہ جو لوگ ۸ جون کی شام تک اپنے وعدوں کو مرکز میں سو فی صدی پورا کر دیں گے۔ ان کے نام ۸ جون کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

اس موقعہ پر اس امر کا اظہار کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ جہاں ہندوستان کی جماعتوں اور ان کے افراد نے اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرنے کی سرگرمی سے کوشش کی ہے۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد نے غیر معمولی سرگرمی اور کوشش سے کام لیا ہے۔ چنانچہ

(۱) مولوی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مبلغ امریکہ نے سال ششم میں اپنے اور اپنے گھر والوں کا ۱۶۸ کا وعدہ حضور کے پیش کیا۔ ان کی رقم قسط وار مرزا محمد شفیع صاحب محاسب کے ذریعہ ملا کرتی تھی۔ مرزا صاحب موصوف نے جہاں اپنا وعدہ پچھتر روپیہ کا ۳۱ مئی کی شام تک سو فی صدی پورا کر دیا۔ وہاں انہوں نے خاکسار کے کہنے پر صوفی صاحب موصوف کا چندہ ۱۶۸ روپیہ بھی ۳۱ مئی تک ادا کر دیا جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

(۲) نیروبی کی جماعت ایک مرکزی جماعت ہے۔ گزشتہ پانچ سال میں اس جماعت کے وعدے نہ صرف شاندار حضور کی خدمت میں پیش ہوئے۔ بلکہ یہ وعدے جس اخلاص اور شان سے احباب نے پیش کئے۔ اسی اخلاص بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہندوستان کے لئے جو وقت مقرر ہے۔ اس کے اندر پورا کرنے کی کوشش کی۔ اس جماعت کے کارکن جن کا نام باوجود ان کی شاندار قربانی کے شائع نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ وہ اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور لکھتے ہیں۔

تحریک جدید کا چندہ باوجود کوشش اور جدوجہد کے اب تک ادا کرنے سے قاصر رہا۔ گو مجھ پر قرضے پہلے بھی چلے آتے ہیں۔ اور امسال میں نے قرض لینے کے لئے بھی بہت ہاتھ پاؤں مارے اور تحریک جدید کے وعدوں کے موقعہ پر ساری جماعت کو اکٹھا کر کے میں نے پُر زور تحریک کی۔ کہ دوست تحریک جدید کا چندہ قرض لے کر بھی اگر شروع سال میں بھیج دیں تو نہایت مبارک ہے۔ اب حضور کا تازہ خطبہ جو آیا اس سے یہ معلوم ہوا کہ ستر پچھتر ہزار روپیہ کی قسط زمین اسی ماہ میں ادا کرنا ہے۔ میں بہت بیقرار ہو گیا۔ اور مجھے تمام رات سخت بے چینی اور سخت گھبراہٹ رہی۔ اس وجہ سے کہ مجھے اور جماعت کو اپنا چندہ حضور کے ارشاد پر فوراً بھجوانا چاہیئے۔ ذاتی طور پر خواہ مشکلات بھی پیش آئیں مگر ہمیں تحریک جدید کا چندہ حضور کے فرمان پر فوراً ادا کر دینا چاہیئے۔

الحمد للہ آج اس قابل ہوا۔ کہ حضور کی خدمت میں اپنے سال ششم کی رقم جو ۵۱۰ شلنگ ہے۔ بذریعہ ہوائی ڈاک بھیج رہا ہوں۔ حضور اسے قبول فرما کر دعا فرمائیں۔ کہ میرا یہ قرضہ اور دوسرے قرضے ادا ہو جائیں۔ میں جماعت کے احباب کو اکٹھا کر کے پھر پُر زور تحریک کروں گا۔ کہ نیروبی کی جماعت کے تمام احباب اسی مہینہ میں اپنے وعدے پورے کریں۔

(۳) ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب یوگنڈا افریقہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے تحریک جدید میں اپنے اخلاص کی وجہ سے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ گزشتہ ایام میں باوجود بے کاری کے انہوں نے اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔ بلکہ توکل علی اللہ قدم آگے بڑھایا۔ اور اسے بالعموم وقت سے پہلے ادا کرنے کی کوشش کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خاص نصرت فرمائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں دوری کی وجہ سے الفضل اور خطبہ جمعہ بہت دیر سے ملتے ہیں۔ آج حضور کا خطبہ متعلق تحریک جدید پڑھا جس سے معلوم ہوا کہ مئی کے آخر تک بڑی رقم کی ضرورت ہے۔ آج میرے پاس چار سو شلنگ موجود ہیں۔ جو تحریک جدید سال ششم میں ارسال بحضور ہیں۔ اس سے قبل کمپالہ میں ۵۰ شلنگ ادا کئے ہیں۔ وہ رقم مرکز میں وصول ہو چکی ہوگی (ابھی نہیں ملی) اس طرح کل رقم ۴۵۰ شلنگ ہو جائیگی میرا وعدہ سال گزشتہ میں صرف ایک روپیہ زائد کا تھا۔ جو تین سو چھیالیس تھا۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں میں اس میں اضافہ کرتا ہوں اور پورے چار سو روپیہ کی رقم انشاء اللہ پیش ہوگی۔ گویا میرے ذمہ اب ایک سو روپیہ سے کچھ اوپر رقم ہے جو انشاء اللہ میں جلد ادا کر دونگا۔ مگر جو غم میرے دل کو کھا رہا ہے وہ یہ ہے کہ یہ مالی برائے نام خدمت کے کہ وہ بھی سابقون کی نسبت سے بہت کم ہے۔ باقی کسی پہلو میں بھی مجھ سے سلسلے کے لئے آج تک کوئی قربانی نہیں ہوئی۔ کمزوریاں اور نالائقیاں اس قدر عیاں ہیں۔ جو حضور کو معلوم ہی ہیں۔ اور انکی یاد بھی نماز کو خراب کر دیتی ہے۔ اس لئے دو تین روز سے یہ خیال تھا۔ کہ اپنی روحانی اصلاح کے لئے دعا کی خاطر ایک تار بھیجوں۔ مگر اب اس خط کو ہی تار کا قائمقام سمجھ کر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ تا اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لے لے اور میرا انجام بخیر ہو۔

یہ مخلصانہ خطوط پیش کر کے خصوصیت کے ساتھ بنگال۔ مدراس۔ برہما۔ سیلون۔ مشرقی افریقہ اور امریکہ۔ جاوا۔ سماٹرا۔ مغربی افریقہ۔ اور دیگر بیرون ہند کی جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جس طرح ۳۱ مئی تک وعدہ پورا کرنیوالوں کے نام ۸ جون کو دعا کے لئے پیش کئے جائینگے اسی طرح بیرون ہند کی جو جماعتیں اور افراد اپنے سال ششم کے وعدوں کو ۱۰ اگست تک بذریعہ چک یا منی آرڈر مرکز میں پہنچا دینگے۔ ان کے نام بھی خاص طور پر دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

اس غرض کے لئے کہ بیرون ہند کے ہر دوست کو اطلاع ہو جائے۔ یہ اخبار خاص طور پر نشان لگا کر تحریک جدید سال ششم کا وعدہ کرنیوالے

غیر مبایعین واضح کریں کہ "اہم مطالبہ"

ان کی طرف سے ہے یا مصری صاحب کی طرف سے

۷ ؍ شہادت ۱۳۱۹ ہش کے اخبار "فاروق" میں خاکسار نے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی دو واضح تحریریں پیش کی تھیں۔ جن میں سے ایک میں تو مصری صاحب نے غیر مبایعین کو "خوارج" اور عیسائیوں کے مثیل قرار دیا ہے اور دوسری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے دوسرے کثیر حصہ یعنی وابستگان خلافت کو "خوارج کے نقش قدم پر چلنے والے" ٹھہرایا ہے۔ بلکہ مصری صاحب نے اپنی بعض اور تحریروں میں اس سے بھی زیادہ یعنی دہریت کی طرف جانے والی جماعت کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اس بنا پر میں نے ان سے مندرجہ ذیل پانچ سوالات کئے تھے:۔

"اوّل: اصل اسلام پر قائم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح عقائد و تعلیم پر گامزن رہنے والا من حیث الجماعت کونسا گروہ ہے۔

دوم:۔ مصری صاحب جبکہ غیر مبایعین کو عیسائی اور خوارج قرار دے چکے۔ تو کیا اب "انکم اذا مثلھم" (نساء ع ۲۰) کے مطابق ان کے موجودہ رویہ کے پیش نظر ان کے اور غیر مبایعین کے ایک ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہو سکتی ہے؟

سوم:۔ یہ کہ جس دلیل سے مصری صاحب غیر مبایعین کو "خوارج" ٹھہراتے رہے وہی دلیل شیخ صاحب کے خارجی ہونے کو ثابت کرتی ہے یا نہیں؟

چہارم:۔ یہ کہ جب کہ مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنائی ہوئی ساری جماعت کو ہی "دہریہ" یا "عیسائی" یا "خوارج کے نقش قدم پر چلنے والی" ٹھہرا دیا۔ اب اگر ایک مخالف اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے خلاف دلیل گردانے۔ تو اس کا کیا جواب ہوگا؟

پنجم:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جماعت تو بقول آپ کے "شریعت اسلامیہ کو قائم کرنے کی بجائے اسے پس پشت ڈال رہی ہے" مگر آپ نے ان گذشتہ تین سالوں میں بجز جماعت احمدیہ کے اندر رخنہ اندازی وغیرہ پر مشتمل افعال و حرکات کے کونسی وہ خدمات سر انجام دی ہیں۔ یا کونسا وہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں آپ کے ذریعہ ان تین سالوں میں کم از کم دس ۱۰ پندرہ ۱۵ عیسائی یا ہندو وغیرہ ہی اسلام قبول کر کے احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اور یقیناً نہیں کیا۔ اور آپ بھی ابھی تک اسی دہریت کی رو میں بہے جا رہے ہیں۔ جس سے بچانے کے لئے آپ اٹھے تھے۔ تو پھر جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان من شذّ شذّ فی النّار کے سوا آپ نے اور کیا فائدہ حاصل کیا ہے؟"

یہ وہ سوالات ہیں جو مصری صاحب کی اپنی تحریروں کی بنا پر کئے گئے تھے۔ اور پھر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ ؍ اپریل کے خطبہ جمعہ میں میرے مذکورہ بالا مضمون کا ذکر کرتے ہوئے خود اس کی وضاحت فرمائی۔ اور جماعت کو مصری صاحب سے اس کے جواب کا مطالبہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔

میں چونکہ غیر مبایعین کے اخبار "ینگ اسلام" کا خریدار نہیں۔ اس لئے اتفاقیہ یا کوشش کرنے سے کوئی پرچہ مل جاتا ہے۔ ۱۵ ؍ مئی ۱۹۴۰ء کا "ینگ اسلام" ایک دوست کے ذریعہ مجھے ملا۔ جس میں صفحہ ۵ پر "جناب خلیفہ صاحب مکرم سے ایک اہم مطالبہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جماعت کہاں ہے؟" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع شدہ دیکھا۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ۱۲ ؍ اپریل کے خطبہ جمعہ کا جو ۱۸ ؍ اپریل ۱۹۴۰ء کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے الزامی جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر مضمون کے ساتھ مضمون نگار کا ذکر نہیں یعنی یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ یہ مطالبہ کس نے کیا ہے؟

اس لئے ایڈیٹر صاحب اخبار "ینگ اسلام" سے گذارش ہے۔ کہ ۱۵ ؍ مئی کے "ینگ اسلام" کے صفحہ پانچ پر جو مضمون چھپا ہے۔ وہ اگر غیر مبایعین میں سے کسی صاحب کا ہے۔ جیسا کہ ان کے اخبار میں چھپنے اور پھر نام کے ذکر نہ ہونے سے سمجھا جا سکتا ہے۔ تو وہ اس کی وضاحت کر دیں۔ اور اگر یہ مضمون شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا ہے۔ اور مضمون کی طرز بھی یہی ظاہر کرتی ہے۔ تو اس امر کا ذکر کر دیا جائے کیونکہ اگر تو یہ جوابی مضمون مصری صاحب کا ہے۔ اور ہم نے انہی سے ان کی تحریریں پیش کر کے جواب طلب کیا تھا۔ تو اس کا جواب اور ہے۔ کیونکہ میرے مضمون کی بنیاد اُن کے مسلمات پر تھی۔ لیکن اگر ایسا نہیں۔ بلکہ میرے مطالبہ کا یہ جواب اور بالفاظ مضمون نگار یہ "اہم مطالبہ" غیر مبایعین کی طرف سے ہے۔ تو اس کا جواب اور ہے۔ کیونکہ جس حوالہ کو میں نے پیش کیا ہے۔ وہ ان کے مسلمات میں سے نہیں ہے۔ پس براہ کرم ایڈیٹر صاحب اخبار "ینگ اسلام" پہلے اس کی وضاحت کر دیں۔ کہ یہ مضمون غیر مبایعین میں سے کسی کا ہے۔ یا مصری صاحب کا ہے تاکہ اس کے جواب کی طرف توجہ کی جا سکے۔

خاکسار: سیّد احمد علی سیالکوٹی

مولوی فاضل قادیان

حکومت برطانیہ کی کامیابی کے متعلق

آنریبل نواب چودہری محمد دین صاحب کی تقریر

۲۶ مئی ۶ بجے شام آنریبل نواب صاحب موصوف کے بنگلہ پر جماعت احمدیہ کراچی کا ایک جلسہ ہُوا جس میں نواب صاحب موصوف نے حسب ذیل تقریر کی۔

صاحبان! آج کے دن کل قلمرو برطانیہ میں اتحادی افواج کی فتح اور کامیابی کے لئے دعا کی جا رہی ہے۔ اور ہندوستان میں ہر فرقہ و مذہب کے لوگ اپنے اپنے طریق پر دعا کر رہے ہیں۔ شاہنشاہ معظم نے جو دنیا کو مخاطب کر کے تقریر براڈکاسٹ کی۔ وہ نہایت جامع اور پر اثر ہے۔ اس میں رب العالمین کی درگاہ میں دعا کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔ اس وقت دنیا میں دعا کی تاثیر اور نتیجہ کے متعلق سب سے زیادہ یقین جماعت احمدیہ کو ہے۔ اور درحقیقت اس جماعت کا سارا مدار ہی دعا پر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

نسلِ انساں سے مدد اب مانگنا بیکار ہے ۔۔۔ اب ہماری ہے تری درگاہ میں یارب پکار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزی حکومت کو خدا کی رحمت اور آسمانی برکت قرار دیا۔ کیونکہ دنیا کے صفحہ پر اور کوئی ایسی گورنمنٹ نہیں ہے۔ جو مذہب کے معاملہ میں اپنی رعیت کے جملہ فرقوں اور افراد کو اس قدر آزادی دیتی ہو۔ جس قدر کہ برٹش گورنمنٹ۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین کو ہمیشہ حکومت انگریزی کی اطاعت اور وفاداری کی تلقین فرمائی۔ اور دعا فرمائی کہ "خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے"۔

موجودہ جنگ کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے ایک خطبہ میں فرمایا۔ کہ یہ وقت اب نازک آ رہا ہے۔ کہ تمام ہندوستانیوں کو دل و جان سے گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ اور ملکی مفاد کے لحاظ سے یہ ہرگز مناسب نہیں۔ کہ ایسے وقت میں کسی قوم یا فرقہ کی طرف سے کوئی ایسی حرکت ہو۔ جو گورنمنٹ کے لئے پریشانی کا باعث ہو۔ آپ نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ "میرے نزدیک آج ہمیں اپنے تمام اختلافات کو بھول جانا چاہیئے۔ اور انگریزوں سے پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے"۔

دعا کے لئے صلاحیت کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

عزیزاں بے خلوص و صدق نکشائند راہے را ۔۔۔ مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا

دامنِ پاکش زنخوت ہانیآید بدست ۔۔۔ ہیچ راہے نیست غیر از عجز و درد و اضطراب

بس خطرناک است راہ کوچۂ یار قدیم ۔۔۔ جاں سلامت بایدت از خود روی ہا سرمتاب

از دعا کن چارۂ آزار انکار دعا ۔۔۔ چوں علاج مے ز مے وقتِ خمار و التہاب

ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کی تقریروں کے مقابلہ میں اگر شاہنشاہ معظم کی تقریر کو پڑھا جائے۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ ہٹلر اور ان کے ساتھیوں کے دماغ نخوت سے پُر ہیں۔ برخلاف اس کے شہنشاہ معظم کو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے فضل پر بھروسہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے چاہتے ہیں۔ کہ احمدی خداوند کریم کے فضل و رحم پر بھروسہ رکھتے ہوئے زندگی کے کل شعبوں میں ایسی سرگرمی اور انہماک سے کام لیں۔ کہ ان کی قابلیت ان کی دیانتداری ان کے حسن اخلاق ان کی محنت اور ان کی خدا ترسی کا سکہ سب پر بیٹھ جائے۔ اور وہ نیکی اور حسن معاشرت میں سب سے ممتاز نظر آئیں۔ اسی ضمن میں آپ نے اپنے املاک میں اپنے کارکنان کے لئے ایک ہدایت نامہ لکھ کر بھیجا ہے۔ جو آپ دوستوں کو سنانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔

۱۔ سورج نکلنے سے پہلے ایک گھنٹہ جاگو۔ اگر ہو سکے تہجد کے وقت جاگو اور تہجد کی نماز پڑھو۔

۲۔ نماز کے لئے وضو کرتے وقت یہ دعا مسنون پڑھا "اللھم اجعل ذنبی مغفوراً وسعی مشکوراً وتجارتی لن تبورا"۔ ترجمہ یا الٰہی میرے گناہوں کو بخش اور میری سعی و کوشش کو کامیاب کر اور میری تجارت کو نقصان سے بچا اور نفع مند کر۔

۳۔ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر فوراً اپنی روزانہ ڈیوٹی کی طرف توجہ کرو۔ اور اپنا کام دلچسپی اور شوق سے کرو۔ اپنے کام کو پسند کرنا سیکھو۔

۴۔ جو کام تم کرتے ہو۔ اس کو محنت و شوق۔ دیانتداری اور خوش اسلوبی سے سرانجام دو۔ یہاں تک کہ کام کی مقدار اور خوبی تمہارے لئے قابل فخر ہو۔

۵۔ جتنا معاوضہ تم کو ملے اس کے مقابلہ میں زیادہ کام کرنے سے مت گھبراؤ بلکہ اس سے زیادہ کام کرنے کی کوشش کرو۔

۶۔ عزم کرو۔ اور نیت رکھو کہ جتنا کام تمہارے ساتھی کرتے ہوں۔ اس سے دس فیصدی زیادہ اور بہتر کام کرو گے۔

۷۔ اپنے افسر اور اپنے ہم رتبہ لوگوں سے تعاون رکھو۔ ماتحتوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور ہمدردی کا برتاؤ رکھو

۸۔ خواہش رکھو۔ کہ جیسی بھی مشکل ڈیوٹی ہے۔ اس کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤ گے۔

۹۔ اپنی صحت کا ہمیشہ خیال رکھو۔ اتنا کھاؤ جو ہضم کر سکو۔ کبھی کبھی کونین کا استعمال کرتے رہو خصوصاً ملیریا کے موسم میں۔

۱۰۔ اپنے آپ پر اور اپنی قابلیت پر اعتماد رکھو۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو۔

۱۱۔ عزم رکھو۔ اور ایسی عادت سیکھو۔ کہ ہمیشہ کامیاب رہو۔

۱۲۔ اپنے آپ کو ٹٹولتے رہو۔ اور اگر اپنے آپ میں کوئی کمزوری پاؤ۔ تو اس کو رفع کرنے کے لئے کوشش اور دعا جاری رکھو۔ توبہ و استغفار سے کام لو۔

۱۳۔ رات کو سوتے وقت اپنا جائزہ لو۔ کہ دن بھر میں جو دینی و دنیاوی کام کئے ہیں۔ آیا کوئی سستی یا غفلت تو نہیں ہوئی۔ اگر غفلت ہوئی ہو۔ تو کل کے لئے ایسی تیاری کرو۔ کہ غفلت نہ ہونے پائے۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ سابقہ غفلت کے لئے استغفار پڑھو۔

۱۴۔ وصیت الرسول روزانہ پڑھتے رہو۔ اور اس پر عمل کرتے رہو۔

۱۵۔ ہمیشہ سچ بولو۔ قولاً فعلاً اشارۃً وکنایۃً کسی دوسرے سے وہ سلوک نہ کرو۔ جو تمہیں خود برا معلوم ہو۔ دوسروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔ جیسا سلوک تم اپنے لئے دوسروں سے چاہتے ہو۔

۱۶۔ بری صحبت سے بچو۔ حقہ نوشی و سگریٹ نوشی سے بچو

۱۷۔ وقت کی قدر کرو۔ گپ اور لغویات میں وقت ضائع نہ کرو۔ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ آپس میں جھگڑے تنازعے نہ کیا کرو۔ ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہو جاؤ گے فساد سے بچو۔

اس کے بعد اتحادیوں کی فتح کی دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

عبد الکریم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی

رعایت

دوستوں کے شدید تقاضا پر — حیرت انگیز

یہ کارخانہ دوستوں کے شدید تقاضا پر سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں اب یہ رعایت دس۱۰ گیارہ۱۱ بارہ۱۲ تیرہ۱۳ و چودہ۱۴ جون ۱۹۴۰ء کو دی جا رہی ہے۔ اس لئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاک خانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ اس سنہری موقعہ سے نہ صرف آپ خود ہی فائدہ اٹھائیے۔ بلکہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کیجئے کیونکہ بعد میں یہ سنہری موقعہ جلد میسر نہ آ سکے گا۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار پڑبال ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کر دیں۔ نیز ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس۔ اے ایس آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزاء شامل ہیں سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر یوھمبین وغیرہ اس مکھوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے بفضل ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا دل کی دھڑکن سر کا چکرانا آنکھوں میں اندھیرا آنا بے چینی۔ سستی اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب ٹالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لنڈی کوتل سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو تو وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت تین روپے نصف ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آبلوں۔ تلی بخار۔ ملیریا۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا سر چکراتا آنکھوں میں اندھیرا آ جاتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے بے چینی۔ گھبراہٹ۔ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں جی کا متلانا۔ اسہال ریاح۔ کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آ جاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایکسو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بُری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے بڑے تجربہ کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم ہچکی اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ نیز سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور ہیضہ وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

بال اڑانیکی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق درد گردہ

درد گردہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ اس کی بیخ کنی کیلئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت دو روپے رعائتی ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

ست سلاجیت خالص

نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ اور عام کمزوری کے لئے مسلم چیز ہے قیمت ایک چھٹانک۔ ایک روپیہ چار آنے۔ چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ

طلائے بے نظیر

جس نے اپنی بے نظیر خوبیوں کی وجہ سے سب طلاؤں کو مات کر دیا ہے۔ تجربہ بہترین شاہد ہے۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے رعائتی ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۵ جون۔ فرانسیسی حکومت کے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمنوں نے نئی فرانسیسی صفوں پر نیا حملہ کر دیا ہے۔ فرانسیسی مورچوں سے خبر آئی ہے کہ لڑائی شروع ہو چکی ہے جرمن فوجیں حملے کر رہی ہیں جس جگہ حملہ ہوا ہے۔ وہ پیرس سے ساٹھ میل دور ہے۔ جرمن اس لڑائی میں بھاری توپیں اور بمبار ہوائی جہاز استعمال کر رہے ہیں۔

برلن ۵ جون۔ ہٹلر نے اہل جرمنی اور جرمن فوجوں کے نام ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ فرانس میں ہمارا نیا حملہ شروع ہو گیا ہے۔ اس نے فلانڈرز کی جنگ کے متعلق اپنی فوجوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ مگر جرمن فوجوں کے بھاری نقصان کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اس نے جرمنوں سے کہا ہے کہ اس خوشی میں ایک ہفتہ بھر اپنے مکانوں پر جھنڈے لہرا دیں۔ اور تین روز تک خوشی کے گھنٹے بجائیں۔

پیرس ۵ جون۔ کل پھر کچھ جرمن ہوائی جہاز سوئٹزرلینڈ کے علاقہ پر اڑتے دیکھے گئے۔ ایک جگہ چند بم بھی گرے۔ سوئس ہوائی جہازوں نے تین کو نیچے گرا لیا۔ وہ تین روز قبل بھی تین جہاز نیچے گرائے گئے تھے۔

لنڈن ۵ جون۔ جنرل ڈی ہاورز کو مصری اتحادی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ آپ انقرہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں سے بیروت جائیں گے۔

لنڈن ۵ جون۔ فرانس کے وزیر اعظم نے کل اعلان کیا تھا۔ کہ حکومت فرانس اٹلی سے سمجھوتہ کی بات چیت کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اٹلی کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ امریکہ میں خیال کیا جاتا ہے کہ اگر اٹلی نے لڑائی میں شرکت کا جو اعلان نہیں کیا۔ اس کی وجہ مسٹر روزویلٹ کی قیام امن کیلئے کوشش ہے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر روزویلٹ نے مسولینی سے کہہ دیا ہے کہ وہ لڑائی میں کودا۔ تو امریکہ اتحادیوں کی جانب بہت زیادہ جھک جائے گا۔

لنڈن ۵ جون۔ سر سٹیفورڈ کرپس کو ماسکو میں برطانوی سفیر مقرر کیا گیا ہے حکومت فرانس نے بھی نیا سفیر وہاں بھیجنے کا فیصلہ کر دیا ہے

شملہ ۵ جون۔ ۷ مئی سے قبل جن لوگوں کو مصر جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ ایک اعلان کے ذریعہ حکومت نے اسے منسوخ قرار دے کر نئی اجازت حاصل کرنا ضروری قرار دیدیا ہے۔

لنڈن ۵ جون۔ امید ہے کہ حکومت برطانیہ ہندوستان سے بہت سی شکر خریدے گی۔ انڈین شوگر سنڈیکیٹ نے اسے کم نرخ پر شکر سپلائی کرنے کی پیشکش کی تھی۔

لنڈن ۴ جون۔ آج مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں رفتار جنگ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر دشمن برطانیہ پر قبضہ کرنے میں بھی کامیاب ہو جائے جو آسان نہیں۔ تو بھی ہم اپنی نو آبادیات کی مدد سے جنگ جاری رکھیں گے۔ ہم ہمت اور کوشش سے ملک کی حفاظت کریں گے۔ ہم ملکی بچاؤ کے لئے میدانوں سڑکوں اور گلیوں میں لڑتے رہیں گے۔ اور اس وقت تک ہرگز جنگ بند نہیں کریں گے جب تک کہ امن و انصاف کی دنیا نہ پیدا ہو جائے۔ آپ نے فلانڈرز کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم وہاں سے ۳ لاکھ ۳۵ ہزار سپاہیوں کو نکالنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہمارے ۳۰ ہزار ہلاک مجروح یا مفقود الخبر ہیں۔ قریباً ایک ہزار توپیں۔ بہت سی آرمرڈ گاڑیاں اور دیگر سازوسامان دشمن کے ہاتھ چلا گیا۔ یا ضائع ہو گیا۔ یہ بہت بھاری نقصان ہے۔ برطانیہ کی ہوائی افواج کو از سر نو منظم کرنے کے لئے عنقریب پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس ہوگا۔ کیسلے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ وہاں ہماری ۴ ہزار فوج دشمن سے آخری دم تک لڑتی رہی۔ اس کے کمانڈر کو ہتھیار ڈالنے کی مہلت دی گئی۔ مگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ چار روز تک شہر کی گلیوں میں خونریز لڑائی جاری رہی۔ حتیٰ کہ صرف ۳۰۰ زخمی سپاہی وہاں سے واپس لائے جا سکے ہیں۔ باقیوں کا کچھ پتہ نہیں۔

نیویارک ۵ جون۔ امریکہ سے قریباً ۵۰ بمبار ہوائی جہاز فرانس روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ یہ فرانسیسی حکومت کے ایک آرڈر کی تعمیل ہے۔ جنگ کے آغاز سے اب تک اتنا بڑا آرڈر پہلے پورا نہیں کیا گیا۔

پیرس ۵ جون۔ جرمن فوجوں کا نیا حملہ آج صبح چار بجے شروع ہو گیا مورچوں کی یہ لائن جس پر حملہ کیا گیا ہے دریائے سوم کے شمال سے این کو جاتی ہے۔ اور پہاڑی دیل کی وادی سے ہو کر سمندر تک پہنچتی ہے۔ جرمنوں نے بھاری توپوں سے گولے برسانے شروع کئے۔ اور بمبار ہوائی جہازوں نے نیچے لپک لپک کر بم پھینکے۔ اس کے بعد پیدل فوجیں آگے بڑھیں۔ ابھی کسی جگہ ٹینک نہیں لائے گئے۔ اس لڑائی کا پورا پورا حال ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ رائٹر کے فوجی نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ نیا حملہ جس زور شور سے شروع کیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دشمن کے پاس وقت بہت کم ہے فرانسیسی مورچوں کے اس حصہ پر حملہ کیا گیا ہے۔ جو پیرس سے نزدیک ترین ہے۔ یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ کیا دشمن کے پاس اور ٹینک ہیں۔ جنہیں وہ اس لڑائی میں استعمال کر سکے گا۔ یہ مورچے یہ سوچ کر بنائے گئے ہیں کہ ٹینکوں نیز جھک کر حملہ کرنے والے ہوائی جہازوں کے حملوں سے بچاؤ ہو سکے

ہٹلر نے اپنی قوم کے نام جو پیغام دیا ہے۔ اس میں یہ بھی وعدہ کیا ہے۔ کہ لڑنے والی فوجوں کی مدد کے لئے بہت جلد ان گنت ڈویژن بھیج دیئے جائیں گے۔

روم ۵ جون۔ یہاں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل کیبنٹ کے اجلاس کے بعد جو سرکاری اعلان ہوا۔ اس میں لڑائی کے متعلق کوئی ذکر نہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ لڑائی کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ دراصل مسولینی کو لڑائی کا اعلان کرنے کے لئے کیبنٹ کی منظوری لینے کی بھی ضرورت نہیں۔ وہ جس وقت چاہیں خود بخود اعلان جنگ کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۵ جون۔ جنگی وزارت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی ناروے کے علاقہ میں لڑنے والی فوجوں کو واپس بلا لیا گیا ہے۔ انہیں ایک علاقہ میں اس لئے رکھا گیا تھا۔ کہ ناروک کی جرمن فوجوں کو مدد نہ پہنچنے دیں۔ مگر اب چونکہ ناروک پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس لئے ان کی ضرورت نہیں رہی۔ اور انہیں واپس بلا لیا گیا ہے

نیویارک ۵ جون۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے پھر اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ اس بات پر زور دے گی۔ کہ یورپ کی لڑنے والی قومیں نہ تو اپنی نو آبادیوں کے متعلق کوئی سودے کریں اور نہ انہیں اپنے جھگڑوں کا میدان بنائیں۔

کولمبو ۵ جون۔ سیلون ڈیلی نیوز نے لکھا ہے کہ حکومت سیلون ایک ایسا آرڈیننس جاری کر رہی ہے کہ جس سے غیر ملکیوں کے یہاں آنے کی روک تھام کی جا سکے۔ یہ پابندی ہندوستانیوں کے لئے بھی ہو گی۔ جو غیر ملکی وہاں جا سکیں گے۔ ان کو تین ماہ سے زیادہ ٹھہرنے کی اجازت نہ ہو گی۔ جو لوگ ملازمت یا چائے کے باغوں میں کام کے لئے جاتے ہیں ان پر بھی یہ پابندیاں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی